

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

میں حکمت و خداوندی

علامہ عبدالحق دہلوی
مولانا محمد امجد علی

ناشر

مرکز اعلیٰ تعلیمی و تحقیقی کامیونٹی
پیشوا آباد لاہور

ALHAZRAT NETWORK

اعلیٰ حضرت نیٹ ورک

www.alhazratnetwork.org

مصنوعہ عائشہ رضی اللہ عنہا

تصنیف: لطیف طائرہذاذکر اللہ تعالیٰ معروف و کمالی

پیش کش:

اعلیٰ حضرت نیٹ ورک

E-mail: slahazrat@yahoo.com

پرائس:

www.slahazratnetwork.org

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب	مکتبہ اربعہ اشرفیہ
مصنف	مولانا محمد رفیع الرحمن صاحب دہلی
موضوع	ادبیات عربیہ
تعداد کتب	۱۰۰۰
قیمت ہر کتب	۱۰۰۰ روپے
محلہ	لاہور
تاریخ اشاعت	۱۴۰۰ھ
تعداد کتب	۱۰۰۰
قیمت ہر کتب	۱۰۰۰ روپے

مکتبہ

مکتبہ اربعہ اشرفیہ

لاہور

:- ملنے کے لیے :-

- (۱) مولانا محمد رفیع الرحمن صاحب دہلی
- (۲) مکتبہ اربعہ اشرفیہ لاہور
- (۳) مولانا محمد رفیع الرحمن صاحب دہلی
- (۴) دارالعلوم قرآن اربعہ اشرفیہ لاہور

فہرست عنوانات

”حصہ اول: ان کی کتاب“

بیانات

بیانات

- سہ ماہی
- سہ ماہی
- اصل و اصل کا
- حضور انور ﷺ نے شروع کی تھی
- حضرت عائشہ کی بات میں قرآن آج کا بدل
- عائشہ زہراء کے احادیث
- حضور انور ﷺ کو عائشہ کے احادیث میں
- حدیث کے حقائق کی پیمائش
- راجعہ انور کی کتاب



بہر حال اس عقل سے باب مناظر اہل سنت، دہرہ دیوبند، علامہ عبد الستار
دہلوی صاحب مدظلہ العالی کو اطلاع ملی تو آپ نے آنکھیں بند کر دیں۔ چنانچہ
انھوں نے بعد ازاں حقیر سے فرمایا کہ اگر اس موضوع پر غور کیا جائے تو کیا
رہے گا کہ سادہ لوح عام مسلمان اس کو پڑھ کر اپنے ایمان و عقل کی حفاظت کر سکیں حضرت
نے اس جواب پر میں بہت غمناک ہو گیا وہی وقت حضرت نے لکھنا شروع کیا یہاں تک کہ
کل ایک چار گھنٹہ میں پورا رسالہ تمام "محکم دلائل میں حکمت خداوندی" زیر تالیف
تھا نہایت ہو گیا۔ یہ جواب کے ہاتھوں میں ہے۔

آپ اس کا مطالعہ فرمائیے اور یہ بات سچیں حضرت ما لکھنوی کے تعلق جو گمراہ کن علماء تھے اس گمراہی نے آپ تک پہنچائی ہیں ان سے نفرت کرنا نہ کسی ہو کر مضائقہ ہو یا نہ ہے ان کی بات نہ لیں۔

دعویٰ پر جس کا ردی ثانیہ عالمی دھارمی ادارہ مسیحی کی علیٰ حقیرہ۔ ہم سب مسلمانوں کی ہاں کے تعلق سے اگر کوئی مسلمان تو درگاہ ہر مسلم ہی ایسی باتیں کہہ کر غفلت ہائے اور ہم میں سے کسی کے سر پر جو تکہ دنگیں ہوں یہ یقیناً عامی ایمان کی کمزوری ہوگی۔ جس صورتہ اقاؤں کوئی ادارہ نے اپنی فریک حیثیت دیا ہوا ان کے تعلق سے ایک بے ایمان اور بدقیہ گستاخی ایسی باتیں کہہ سکتا، سن سکتا ہے، اہل ایمان اسے کبھی برداشت نہیں کریں گے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ سولی اتھالی ہم سب کو جنت قدم رکھے اور
 انبیاء و اولیاء اہل بیت اطہار کی محبت میں روزِ آخر میں اضافہ فرمائے۔ نیز حضرت موصوفی کی
 عمر میں برکت عطا فرمائے۔ مرکز اہل سنت کو ان جوتی راستہ چوکی ترقیات سے مستفید
 فرمائے۔ آمین

بر شد علی بیجا فی "پہن" اہل چہری

خادم، مرکز اہل سنت و کلمات دہخا

پہنکار (گھڑا)

۱۱ رمضان المبارک ۱۴۳۷ھ

عبدالغفور رحیم

ہے۔ جس خورواہی نے اطمینان میں حضور اقدس ﷺ نے تحریر فرمائی ہے کہ اگر وہ خورواہی نہ ہو تو رواج طہرات کے دو مہینے خورواہی نہ ہو اس میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام لگا۔ خورواہی اطمینان ہے۔ اسے پہلے آیت حجاب جہلی ہو چکی تھی۔ یعنی عورتوں کیلئے پردے کا حکم نازل ہو چکا تھا۔ قرآن مجید پارہ ۲۲ سورہ النسا آیت حجاب نازل ہو چکی تھی۔ خورواہی اطمینان کا واقعہ خورواہی نہ ہو خورواہی قریب سے قریب کا ہے۔ خورواہی نے اطمینان میں ہم اہل بیت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور اقدس ﷺ کے ساتھ تحریر فرمائی ہے۔ ان کی ساری کائنات سے ایک اونٹنی پر عمل یعنی کھانے سے منع کیا گیا۔ اس کھانے کو پردہ کیلئے ان کی طرح حجاب کیا گیا۔ جس کی کسی غیر عزم کی تحریم ملائین پردہ ہے۔ آپ کھانے سے منع پردے کے کامل احکام کے ساتھ چلے جاتیں۔ اور اگر اس کھانے کو اللہ کی بیخ پر رکھیں۔ سے ہندو دیا جاتا۔ چاروں طرف سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس کھانے کے اندر چلی جاتی تھیں۔ اور کھانے کو اونٹ کی چوٹی سے بند لیا جاتا تھا۔ اب پروردگار جس کا حدیث اہلک کے نام سے ظہور فرمائی ہے۔ اس کو خورواہی کا تحریرہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث پر ہونے سے ملے۔

اصل واقعہ کیا تھا؟

یہ نہیں رہا۔ اللہ تعالیٰ علیہا نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

حضور اقدس رحمۃ اللہ علیہ نے اشارۃً الزام کی تردید فرمائی

معاذ اللہ! دشمنی کی جانب سے خطرہ یہ کہ ہم اس وقت بھی جانکوش و جہاد میں ملوث ہیں۔
 دنیا کی مصیبت اور پاک داخلی پر مسلسل الزامات و اتہامات کا سلسلہ جاری رہا۔ بلکہ بد برد
 اس میں اضافہ اور مبالغہ ہوتا رہا اور مزید یہ کہ ہمہ جہانہ اور عالمی پارک اور سالانہ مذاہن کے قوال و
 الزامات کی تردید کرتے رہے۔ یہ معاملہ ایک بار سے زیادہ طول پکڑ گیا۔ حضور اقدس صلی اللہ
 علیہ وسلم نے یہ ساری مصیبت سکھ کر لیا اور مذاہن کو کہہ دیا کہ آپ نہ دیا۔ خطرہ جانکوش و جہاد میں ملوث
 دنیا کی مصیبت اور پاک داخلی سے آپ بھیغ و خیر تھے لیکن مصیبت و جہاد کی جانب آپ نے اپنی
 رفتی حیات کی برکت کا سراسر احاطہ کر لیا۔ اللہ شامہ اپنے جہان و ممالک کے سامنے
 اللہ میں ذکر کر لیا کہ **وَاللّٰهُ نَا عَلِيكَ عَلِيٍّ اِلَّا خَيْرًا** یعنی خدا کی قسم میں جہاد
 میں کوئی بھی ایسا کام نہیں کرتا جس سے پاک ہے۔

یہاں تک کہ اس شخص کے وہاں آپ کے مسجد نبی میں وہاں غلام لڑایا کہ "کون ہے
 محمدی دعا کرے اور اس شخص سے اعزاز لے اس نے چاہا کہ اسے اور محمدی میں کوئی چیز پہنچائی"
 (اس سے مراد عبداللہ بن ابی بن سلول مہاجر تھا) لڑایا کہ "ختم ہے خدا کی بات میں اپنی بات
 سے اور مائی کے ساتھ کچھ نہیں چاہتا"

کارکنوں کو کام کی خدمت میں گزارا جی ہے کہ آپ اس واقعہ کو جی نظر سے ملاحظہ فرمائیں اور اس پر غور فرمائیں کہ کیا اس واقعہ کے ضمن میں اس طرح نہایت افسوسناک چیز کے مبالغہ سے غور کیا جائے۔ اسی طرح دور ماضی کے مبالغہ پر غور کیا جائے۔

و غیر ہم نے بھی اس واقعہ کے ضمن میں بہت دودھ چاڑھا ہے کہ اس واقعہ حضور اقدس ﷺ کے علم غیب کی گہائی میں اندر و باہر کی جتنی کثرت ہے۔ اور سوائے یہاں تک کہ اس کرتے ہیں کہ اگر حضور اقدس ﷺ کو علم غیب تھا تو آپ علیہ السلام حضرت عائشہ کی برائت کا خبر کرتے۔ لیکن آپ نے ایسا نہیں کیا بلکہ اہل بیت کا آپ کو علم غیب نہیں تھا۔ اور حاضر کے مخالفین کا بھی شکوہ ہے کہ وہ قرآن و احادیث و روایات کرنے کیلئے قرآن کے سنی اور احادیث کے منہم میں فریم ڈرا دیے اگر کے لوگوں کو بچانے کی کوشش کرتے ہیں۔

اگر وہ کوشش کالے، انھیں کامیاباں رہے
پھر کچھ ہر اک کہیں ہر جگہ دھلی دھلی کی

(۱۲۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

فائدہ یہ واقعہ تحصیل سے بیان کرنے کے بعد اس واقعہ میں کیا اسرار اور سونگلی تھے؟ اگر حضور پاک ﷺ نے اس مصیبت کی بجائے شکوت فرمادیا اور اس میں کیا شکست تھی اور کیا دھلی دھلی کتاب کے اختتام میں عرض کر دیں گے۔ پہلا اس واقعہ تحصیل سے ذکر کرتا ہوں۔

جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا انھار کے قافلے سے گزر گئیں اور قافلہ جب روانہ ہو گیا تب تک کسی کو پتہ ہی نہ تھا کہ حضرت عائشہ گزر گئی ہیں۔ عمل اٹھانے والوں نے بھی کچھ نہ گھڑا کہ اسے آگاہی دے کہ وہ آگیا کہ آپ اس کے اندر گھر چلے آئیں۔ لیکن جب یہ فکر عید قریف کے قریب حاصل ہوئی تب ہم یہ ظہور اور ہونٹ بٹانے لگے، مگر عمل سے ام اور عثمان حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پہرے گریف نہ لائیں، جب یہ چاہا کہ آپ پیچھے لگیں

[illegible]

حضرت عائشہ صلی اللہ علیہا وسلم فرماتی ہیں کہ جب ہم عید منورہ منانے آئے تو مشیت ایزدی سے ان ساری باتوں میں چار ہو گئی۔ سب گھر میں مل گئی۔ ایک باہر سے آیا وہ بھی چار ہی۔ پھر میرے نکاح ہنگامہ پردازوں نے جو ملازمت انوار کے تھے اس کا بھی کچھ چاند لگا۔ ایک دن ام مصلح نام کی عورت نے الزام تراشیوں کی انتہا مہر یوں کی ساری باتیں لکھ سے جان لیں۔ انھیں سن کر میں پہلے سے زیادہ چار ہو گئی۔ ایک روز حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے پاس

گھر چلے گئے اور مقام ملک کے بعد ملک سے لڑایا۔^(۱) تم بھی ہو۔^(۲) میں نے اپنی کلیتہات جانے کے بعد عرض کیا کہ اگر آپ ہمارے حفاظ بنیں تو میں چند دن کیلئے اپنے وطن کے گھر چلی ہوں۔ حضور نے ہمارے حفاظ بننے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر چلی گئی۔ میں نے اپنی والدہ سے تمام باتیں دریافت کیں۔ میں تمام باتیں عرض کر دی اور سچ سچ جانے پر بھی میرے ساتھ تھے۔^(۳) تھے تمام شب جاگتی رہی، چمک تک نہ لگی۔ میں نے ہر مسئلہ عرض کر دیا، میرے اسود کے کندھے تھے اور نچر نام کو بھی نہ تھی، لہذا کوئی اور شخص ہوا کہ شہت کرے کہ ایک چوتے کا یہ میرا بچہ بہت چاہے گا۔

۱۔ (۱) مختصر، انگریزی لغت عربی، اردو، طراز، ص ۱۵۸

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک روز حضور انور ﷺ کے گھر گئے میرے گھر گھر چلے گئے۔ اور ملک سے لڑایا کہ اسے عائشہ میرے حضور تھا۔ اسے ہمارے میں لگی رہی یا نہیں لگی ہیں، لہذا اگر تم بری اور پاک ہو تو حضور ﷺ تمہاری پاکیزگی فرمائے گا اور تمہاری برائی کی خبر ازل فرمائے گا۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضور کی زبان مبارک سے یہ نکلا کہ میں کہ میرے ساتھ تھم لگے یہاں تک کہ میری آنکھوں میں ایک قطرہ تک بھی نہ پڑا، تا کہ اس غوثی کی دعا تھا کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کے کام مبارک سے بڑھ کر نہ پائی تھی۔

۲۔ (۲) مختصر، انگریزی لغت عربی، اردو، طراز، ص ۱۵۸

۳۔ (۳) مختصر، انگریزی لغت عربی، اردو، طراز، ص ۱۵۸

حضرت عائشہؓ کی برأت میں قرآنی آیات کا نزول

ہم ان لوگوں میں سے ہیں جن کا حضرت عائشہؓ سے جھڑپ ہوئی اور جس پر اللہ تعالیٰ نے لعنہ فرمائی ہے۔ لیکن اللہ چاہے کہ وہ نبیؐ کی برأت فرمادے گا۔ اور میری پاکی اور پاکدامنی کی ضرورت ہے۔ لیکن مجھے یہ خیال بھی تھا کہ اللہ میرے اس معاملہ میں جلی غافل رہے گا۔ کیونکہ میں اپنے آپ کو اور اپنے معاملے کو اس قدر غافل نہیں سمجھتی تھی۔ ایت اللہ کو صرف اس بات کی توقع تھی کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ خواب سچیں گے اور اس بارے میں سے مجھ پر پوری کی محنت اور مصمت پر گواہی ملی جائے گی۔ اللہ کا کہہ کر دیکھئے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی جگہ سے اٹھے بھی نہ تھے کہ کا ایک حضور پر نازل ہوئی کہ اے محمد! جو ہے اور جو شخص ایسے سوچ رہا ہو تو اس کی وہ شرع ہوئی۔ حتیٰ کہ آپ کی بیوی بانی سہانہ پر سوچوں کے اندر بیٹھ چکے۔ آپ پر غیب خطی کے موسم میں بھی نازل ہوئی کی شخص سے بیوی وغیرہ کی کلیتہً جاری ہو جاتی تھی۔ اور یہاں گرتی ہو رہی ہو جس سے ہوا تھا وہ کلام مجھ آپ پر اترا تھا۔ تمہاری دوسرے کے بعد وہ حضور انور ﷺ نازل ہوئی کی کلیتہً سے فارغ ہوئے تو آپ کا یہ حال تھا کہ آپ ہم فرمادے تھے۔ سب سے پہلی بات جو حضور نے فرمائی وہ یہ تھی کہ ”اے عائشہ! سوچنا حق تعالیٰ نے تمہیں دی فرمادے کہ تمہیں پاک کر دیا ہے۔ اس جست سے تمہاری پاکی ہو گئی ہے اور تمہاری شان میں قرآن نازل ہوا ہے۔“

۱۲۱ (۱) صحیح البخاری، ابواب غزوہ بدر، ج ۱، ص ۱۲۱

(۲) مختصر تفسیر القرآن، ابواب غزوہ بدر، ج ۱، ص ۱۲۱

اور تھک گیا یہ بلی قمی اس کی جہ سے اذانیاں میں شہادت ہوئی ہے۔

ابھی اٹھ بکھری تھی مملوات غیر اللہ کی میں تمام داخل حضرت طہر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دھڑکی کا یہ قول نقل فرمایا ہے کہ ”میں تمام جنتی اور ترک کے پاس میں بلا تکیہات ہیں، وہ ابھی حلقہ اس سے بکھڑم ہی ہیں۔ کیلک یا ایک یا کھلا دودھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جہ سے اٹھ کی حال ہیں۔“

وہی کے خدائی کے بعد حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ نور کی میں جنتی اٹھوں کی شہادت لہرائی اور پھر حضرت عائشہ صدیقہ کے یہاں سے نکل کر خلیہ دارم مسجد نبوی میں تشریف لائے اور صوبہ کو فتح لہرا کر خطاب لہرایا اس کے بعد ذال شہد اٹھوں کی صوبہ کرام کے سامنے شہادت فرمائی۔ اور تہمت لگائے داخل کو خطاب لہرایا۔ تہمت لگائے واسلے جب دارگاہ رسالت میں حاضر کے گئے، تو سرکار نے فرمایا ”حسد فسد“ یہاں لہرایا اور یہ ایک کھائی صلی اللہ علیہ وسلم کو لے گئے۔

(۱۶۲) معراج النبوة، ج ۱، ص ۱۶۲

یہاں تک کے طہر سے اللہ کی ایتھ سے ایتھ تک کی ماحولیت حاصل ہو چکی ہوگی۔ اب یہ حاضر کے ماحولیت کے اعترافات میں سے اہم اعتراف ہیں جو اس واقعہ کے ضمن میں حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عظم غیب پر ہیں اس کا جواب دیں۔

منافقین زمانہ کے اعتراضات

اور باہر کے منافقین یعنی وہابی، دہلوی، دیوبندی، احمدی، قادیانی فرقہ پالہ کے پیغمبر و حضور پر اپنے بیانات سے لبریز وہاں خود تقریریں اور اصل تقریریں بلکہ تقریریں میں اسطیس ہوتی ہے۔ جس سے یہ ہر چاک سے اور دم چاٹے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ کی مصحف پاک دینی کے سلسلے میں حضور نے ایک ماہ سے بھی زیادہ عرصہ تک سکوت کیوں کر لیا؟ آپ نے فی الخور میں کی برائت کا اعلان کیوں نہ کر دیا؟ بلکہ دینی کے شکر ہے۔ اور جب دینی آئی حبیب آپ نے برائت کا اعلان فرمایا۔ اس سے یہ چاہا کہ آپ کو ظلم ظلم نہیں تھا۔ اگر ظلم ظلم ہوتا تو آپ فرما برائت کا اعلان کر دیتے۔ (معاذ اللہ)

جی، بلکہ ہے ہی کے دینی کی دلیل وہاں۔ حیثیت میں وہابی اور تحفہ حبیب کے رموز کو لکھنے سے یک لخت کامروار ہوئے کی وجہ سے انکی یہ اسکی بات کہہ رہے ہیں۔ حالانکہ اس واقعہ کے پردے میں اعلیٰ تعالیٰ کی کئی شخصیں پوشیدہ تھیں اور وہی تمام شخصوں سے اعلیٰ نے اپنے محبوب اکرم ﷺ کو کافر قرار دیا تھا۔ اسی وجہ سے آپ نے سکوت فرمایا تھا۔ بلکہ وہ بات اولیٰ میں عرض ہیں۔

حضرت سید کا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر منافقین کی طرف سے جسے لکائی گئی تھی۔ منافق اس کو کہتے ہیں کہ جو بھلاہر اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو لیکن دل سے وہ منافق نہیں ہوتا۔

وہاں سے تو تمہیں کہا گیا کہ حضور خدا کی پہلی چیز کو اللہ کا رسول ہونے کا اقرار کرتے تھے لیکن جیسے کے پیچھے حضور کی شان میں بددعا نکالتے کہ اگر آپ کی گنت آتی کرتے تھے اور آپ کو جھوٹے تھے۔ منافقین کی ان دھاتی باتوں کا اللہ نے پورا حال فرماتے ہوئے قرآن مجید میں ایک مکمل سورہ عام "مناقلون" نازل فرمائی ہے۔

اور شاہد اسی قرآن ہے:

"إِنَّا بِمَا فَعَلَ الْمُتَذَبِّثُونَ قَالُوا نَسْهَوُكَ إِنَّكَ لَنَظْوَرُكَ اللَّهُ وَاللَّهُ يَعْظُمُ إِنَّكَ لَنَظْوَرُكَ وَاللَّهُ يَعْظُمُ إِنَّكَ لَنَظْوَرُكَ" (پارہ ۱۰۰، سورہ منافقین - آیت ۱)

ترجمہ: "بہ منافق تمہارے حضور کا فریاد کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ ہم گواہ دیتے ہیں کہ حضور چھٹا اللہ کے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ تم اس کے رسول ہو اور اللہ گواہ دیتا ہے کہ منافق فریاد جھوٹے ہیں" (مکمل القرآن)

اس منافقین کی ایک غلطی کا ذکر قرآن شریف میں اس طرح ہے کہ:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا وَإِنَّا خَلَلْنَا إِلَىٰ حَيْثُ يَخْبِيهِمْ قَالُوا إِنَّا نَعْلَمُ إِنَّا نَعْلَمُ نَسْتَكْثِرُونَ" (پارہ ۱۰۰، سورہ البرہ - آیت ۱۳)

ترجمہ: "اے ایمان والوں! تم کہتے ہو کہ تم ایمان لائے ہو اور جب اس وقت کہ تم ایمان لائے ہو، تو کہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں، ہم تو یہاں ہی قیام کرتے ہیں۔" (مکمل قرآن شریف)

رسول کے سامنے میں خود ہی اس کے اقرار میں حاضر ہو گئی۔ یہی ہوتا ہے جو سورہ قمر کے اقرار میں بھی کیا گیا ہے۔ اہل چرک و قادیان فرماتے ہیں کہ حاققین ضرور بھولے ہیں۔ حاقق کو صرف بھولا نہیں بلکہ ”ضرور بھولا“ کہا گیا ہے۔ لیکن ان کا بھولنا انجام ہے کہ ان سے مصدق کی توقع ہی نہیں کی جا سکتی۔ مسافروں کی بے سوچائی اور بے فکری کا یہ حال تھا کہ انہی انکار اور انہی حجاج۔ بلکہ ان کے پاس کوہ کی اور میری کہہ دینے میں بھی ان کو کوئی الجھ مہم نہیں ہوتی تھی۔ رسول اکرم ﷺ کو بھولنے سے آپ کی عزت بڑھ کر آئے تھے آپ کے ہیں تجلوات کو سنا اللہ ہر دور ہر جگہ تھے۔ لہذا ان بھولوں کے سامنے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی برأت کا اعلان کرنا بے سود تھا۔ اگر حضور اقدس ﷺ اپنی طرف سے حضرت عائشہ کی برأت کا اعلان فرماتے تو حاققین ایک اہم کام یہ کر سکتے کہ انہیں اپنی جہاں کا دفاع کر دے۔ یہ مذہبیہ کی ہمارے طرفدار ہی کر دے۔ یہ اپنی جہاں کے صحابہ پر ہر اہل رہے ہیں۔ دلچیز اور دلچیز۔

حضور اقدس ﷺ کو یقین کے درجہ میں اس معاملہ کا علم تھا

ہاں کہ حضور اقدس ﷺ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سامنے میں بیٹھا ہوا تھا۔ اسی لئے قرآن مجید ہمارے سامنے نہ آ سکتا تھا۔ اہل چرک و قادیان کے سامنے حضرت عائشہ کے سامنے

ثُمَّ ارْأَوْا زُلْفَتَهُ نَارًا تَلْعَلُ عَلَى أَعْيُنٍ وَلَا تَخْزِي ۚ لَئِنْ لَمْ تَرَ آيَاتِ اللَّهِ تَوَلَّيْتَ الْكِبْرِيَاءَ ۚ إِنَّكَ عِنْدَ رَبِّكَ لَذَلِيلٌ مُسْتَعِزٌّ ۚ

ان تمام مسئلوں پر غور و تہمت لگانے والے محققوں کے سرور مہمانانہ ہیں اپنی ہی محنت و محنت
 کو نکل کر دیتے، تو انکو محققین پہنچا دینا چاہئے کہ حضور نے اپنی زندگی کی طرف توجہ دینی میں کیا ہے
 واقعہ کو چھپانے کیلئے مہمانانہ ہیں اپنی کو ہیٹھ کیلئے خاموش کر دینا اپنی ذہنی پاک دماغی کا کوئی
 محنت نہ تھا لہذا اگلے وقت کوئی کی یاد دہانی نہ تھی۔ اسی لئے حضور انور ﷺ نے حضرت سعد بن
 سواد اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما کو خاموش کر دیا کہ تم کسی ایک اور چیز نہ کہہ کر کے
 وہ دماغ کے محققین صرف اسی بات کی بحث لگاتے ہیں کہ حضور ﷺ نے اپنی طرف
 سے حضرت عائشہ کی راضی و رضا کی ذکر کرتے ہوئے سکوت کیوں اختیار کیا۔ اس کا جواب خدا تو
 اور یہ بیان ہو چکا کہ اگر آپ ہمارے کا اسیان طرف سے تو محققین نے اسے دالے دے دیے ہیں۔ دیکھ
 انرا اسے قرا لیتے۔ اسی لئے حضور نے سکوت فرمایا۔ اور ایک اہم مسألت یہ تھی کہ حضور ﷺ راضی کا
 اعلان کریں۔ اور انکو مؤثر نہ ہو گا جتنا کہ اللہ چاہے کہ وہ تعالیٰ کی طرف سے اعلان راضی کا اثر ہو گا۔
 اس کو ایک آسان مثال سے سمجھیں کہ ایک بادشاہ کی کوئی چیز کم ہوگی اسکو مخالف لوگوں نے
 چوری کا الزام دیا، اسکو دیر پائی کے بیٹے پر لگایا۔ حالانکہ کدو پر پائی کا بیٹا ہے قصور تھا۔ دیر
 اپنی کا اپنے بیٹے کے پر قصور ہوئے کا اعلان کے بعد میں ظلم ہے۔ جس وقت کا کدو اور مسألت
 حالات پر ہے کہ دیر خاموش ہی رہے۔ کیونکہ اگر دیر پائی کو اپنے بیٹے کے پر قصور ہونے کا
 اعلان کرے گا تو الزام لگانے والے محققین کا کہہ دیں کہ یہ کدو کا اپنے بیٹے کی محبت اور
 طرفدار ہی میں دیر پائی اپنے عہدے اور منصب کا نام نہ کرنا تھا۔ قصور ہے جی۔ لہذا دیر پائی

حکومت اختیار کرنے کی اجازت مناسب ہے۔ چاہے قسمت کی آگاہی کتنی ہی غلط کیوں نہ ہو جائے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ جبر کرنے اور غاصبوں کو اس وقت کا انتقاد کرنے کو حق بات واضح ہو کر سامنے آجائے۔ چنانچہ ایک ہی بادشاہ طاقت کی طرف سے اعلان ہوتا ہے کہ وزیر اعلیٰ کے قرار اور منصب پر چوٹی کا احترام لگایا گیا ہے اس میں اور بیحد بے قصور ہے۔ وزیر اور بادشاہ کو ایک جگہ بنتا ہے۔ ایسے جگہ بنتا ہے چوٹی کا احترام لگانا، عظیم شخص اور کلمہ عظیم ہے۔ ہم وزیر اور بادشاہ کو اس چوٹی کی قسمت سے باعزت بری کرنے کا اعلان کرنے کے ساتھ ساتھ یہ عظیم ہونے فرماتے ہیں کہ عظیم ایسے جگہ بنتا ہے اور بادشاہ پر عظیم احترام لگاتے ہیں۔ اس کو کڑی سے کڑی سزا دی جاتی ہے۔ اس اعلان کے بعد احترام لگانے والوں کو بادشاہ کو اسے نگہانے اور کڑے نگہانے کا کام اپنے وزیر کے ساتھ ساتھ انجام دواتے۔

اب قارئین کرام سوچیں اور یہ واقعہ کی طرف کسی میں بڑھی؟ اگر وزیر سپہ سپہ کی برکت کا اعلان کرتا ہے تو اس میں عزت و شان حاصل نہ ہوئی عزت اور مزاج بادشاہ کے اعلان سے حاصل ہوا۔ لیکن اسی مثال کو معترضہ سدا کا انکو صدقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ میں رہیں کہ کہ وہاں کہ حضور اقدس ﷺ کی طرف سے برکت و صحت کے اعلان میں ساقین کو طرفدار اور پاسداری کے احترام کی کھانسی تھی۔ لیکن جب اللہ چاہے کہ وہ تعالیٰ نے ہی معترضہ سدا کو صدقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی برکت کا اعلان قرآن مجید میں فرمایا تو اب کسی کو سبکدوشی، بھیکدوشی، بدکشی کی روپے بھیکدوشی کھانسی ہی نہ دی۔

اگر غلط فہمی پہنچنے والی طرف سے حضرت عائشہؓ سے حضرت عائشہؓ کی روایت کا
اعلان کر لیا جائے تو حدیث کو کھاتی اور یہ حدیث کی کتابوں میں نہ لکھی جاتی کی طرح شمار کیا
جاتا۔ حدیث کے متن (مباحثہ) کی نماز میں تلاوت نہیں ہوتی لیکن حدیث نے حضرت عائشہؓ کی
برائت کا قرآن مجید میں اعلان کر دیا۔ اس میں ایک نکتہ یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ کی عظمت
قیامت تک نماز میں تلاوت قرآن مجید کے اور میں ظاہر ہوتی رہے۔ تمام مسلمانوں میں دینی تعلیم و
سطوات حاصل کرنے کی رغبت اور حقوق دین بدین کم ہوتا ہوا ہے۔ بڑی عقلی سے غلام
قرآن مجید کی تعلیم لوگ اپنی اولاد کو دے پاتے ہیں۔ ایسے باحوال میں حدیث و عقائد کے علم کی
طرف بہت کم افراد توجہ دیتے ہیں۔ اگر برائت حضرت عائشہؓ کی روایت قبول کیا جائے تو یہ حدیث ہوتی
تو انی شریعت و عزت و اہمیت کی قرآن مجید سے برائت ہونے پر حاصل ہوتی۔

بھونے مار بیٹھ ہوگا، چاہے اس میں مسلمانوں کے دھرم چاری مکانوں میں لگیں وہی گئی
دکنی گھر میں قرآن مجید ضرور ہوگا۔ لیکن وہیں کتب احادیث کا ہونا ممکن ہے۔ بلکہ اکثر شہروں
میں یہاں دارالعلوم نہیں ہوتے وہیں بخاری شریف، مسلم شریف، دیگر کتب احادیث کا ہونا
ممکن ہے۔ علاوہ ان ہی دنیا کا کوئی بھی ایسا گوشہ نہیں ہے جہاں تمام مجید کا قلم موجود ہو۔ ہر
فکر اس کے کتب احادیث بہت کم درجہ پر ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے ذریعہ آیت
مطرحہ واقعہ کا جواب فرمایا ہے اس میں ایک نصیحت یہ لگی ہے کہ بلا کے کونے کونے میں
اپنے محبوب عظیم ﷺ کی یاد پختہ رکھو اس کی دعاؤں کا اظہار مت بھولنا ہے۔

اگر ہم اپنے قرآن مجید احادیث سے حضرت عائشہ کی برائت و عصمت کا اسلوب بیان تو
 مگر یہی عصمت کو تحقیق کیلئے ایک دوا ہو گئی کہ وہ اپنی اپنی اعتراض سے یہ کہہ دے کہ ”یہ حدیث
 ضعیف ہے“ جیسا کہ وہ حاضر کے حقائق پہلی، دہری، دہری، اعلیٰ لوگ عصمت و تقیم
 مصطفیٰ ﷺ کے بعد اوروں کی احادیث سے محام کو بے شکات و بے حقا کرنے کیلئے ہر کسی
 شیعہ علم و ادب پر ہاتھ پائی کہہ دے ہیں کہ ”یہ حدیث ضعیف ہے“ لیکن قرآن مجید کی کسی بھی آیت کو
 ضعیف کہنے کی کسی میں عزائم نہیں۔ اور اسی عصمت کے تحت حضرت عائشہ صلی اللہ علیہا
 کی برائت کا اسلوب قرآن مجید میں کیا گیا ہے۔

عورت کے حقوق کی پاسداری

اسلام ایک ایسا کامل مذہب ہے کہ جس نے نواح انسانی کو کلمات جاہلیانی اٹھائی ہے۔
 حقوق انسانی کی گنج پیاں ہر لگا دے اسلام ہی نے عالم دنیا کو چھائی ہے۔ اسلام نے دنیا کو
 معاشرت کا صحیح طریقہ دیکھ دکھایا ہے۔ عالم کو نظم سے مدد کا اور مظلوم کی حمایت کرنا اسلام کا
 طریق عمل ہے۔ خصوصاً حقوق پر اسلام کا عظیم اصرار ہے۔ لہذا اسے اسلام کے دور میں
 محبت کا کاروبار بنایا گیا تھا کہ کسی کے گھر لڑکی بیٹھتی تھی تو کو یا اس کو سارے گھر کا
 ہر ایسا کام پھر دیا جاتا تھا اور علاج کے علاج کے مطابق لڑکی کو نہ دیا کہ کہہ دے تھے۔
 میراث میں محبت کو کہہ لیں اور میراث میں لڑکی۔ محبت کا صرف دل پہلانے کا کھلنا تھا کہ

اس سے دل لگی کی جاتی تھی۔ اور اب اس سے کی خبر چاہتا تھا اسے وہ اس میں سے کبھی کی طرح
کمال پہنچتے تھے۔ جو بہت پرانا اور بکر صوبہ کے ملام کا کر اس کو جو اور لعل کر دیا کوئی بڑی
بانت نہیں تھی۔ کئی بھی با صحت و پاک دامن قانون کو ایک آن میں فاضل اور بد کردار کے
مقابلہ سے غور کرنے میں کئی بھی قسم کی جھجک محسوس نہیں کی جاتی تھی۔ جس کے ہی میں بڑا آرا۔ وہ
مست سے کہہ رہا تھا لیکن محبوب محبوب اب اس لیکن یہ جتنا انکو سہرا دہش فاضل کا دے تو میں کی
تمام صورتوں پر اس میں ہے کہ آپ کے سب سے قرآن مجید میں عورتوں کی مصیبت کی پاسداری
اور پرستہ کی گئی۔ اس کی پاک دامن کی مصیبت کی حفاظت کی گئی اور بہت بہت میں عورتوں کی
پاک دامن پر جوت کا کچھ اچھالنے والوں کو متنبہ کرتے ہوئے قرآن مجید پارہ ۱۸ سورہ نور
آیت نمبر ۳۱ میں صاف اور صریح حکم فرمایا کہ ”اور لڑکیاں اور عورتوں کو صوبہ لگائیں اور
پارہ ۲۸ سورہ صافات کے آیت نمبر ۲۵ میں بھی یہی صریح حکم فرمایا کہ ”اور عورتوں کی کوئی گواہی نہ مانو۔“

www

اس آج سے کراول سے محروم کی پارسی پر چھوٹی چھوٹی باتوں میں غل غلچے کی جیسے۔
 لگانے والوں کے من پر غل غلچے کی آواز تھی۔ صرف من پر ہی نہ لگا یا کیا بلکہ من کو لے
 والوں کو ہی۔ من کو لے لگانے کی سزا تھیں کی گئی۔ جس کو لڑی۔ سزا میں "جسٹ فلف"۔
 "کیا جاتا ہے۔ صرف فلف پر ہی اتکا نہ کیا بلکہ جسے لگانے والے کو دانی طور پر"
 "صمود الشیخہ"۔ "قرآن پا کیا۔ یعنی بیٹے کیلئے اس کی ہر گھڑی سزا بلکہ غیر مستحق کو دانی

گئی۔ مذکورہ آیات کے مطالعہ کی آیات بھائی جہت لگانے والوں کی خدمت میں سورۃ نور میں نازل ہوئی ہے۔ جس کا مفہوم اس کی روشنی میں کرتے ہوئے صرف ان کا ہی عرض کر دیتا ہوں کہ اپنے جہت ہاتھوں کو سورۃ نور میں طاق، جہت ہاتھ پر لفظ کی اعتدال و غیرہ جہتوں سے ڈال دیا اور طہارہ کیا گیا ہے۔ اور مردوں کو یہ یاد کر لیا گیا ہے کہ جہت لگی خدا کی ایک معزز مخلوق ہے۔ اس کو حقیر اور نازل سے جانو اس کو بچا لکھ کر اس کے کردار پر کچرا چھان لاک کر اس کی عزت و آبرو کی گنجائی کو اس کے دامنِ مصمت کو جہت و اسلام سے خارج کر کے اسے ہاتھ دے دے اسی معنی کو سورۃ غافر و طاق، بھولنے اور لفظ کی اعتدال کے عقیدہ بھی مردا کی جہت لکھنے کیلئے چاہیے۔ لکھی یا طاقی جہت ہے۔ اس کے دائرے میں ہر جہت پر ہم جہت تک چاہی رہے گا۔

اگر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی برائے حضور مقدس ﷺ اپنی طرف سے فرمایا فرمایا ہے اور وہی کا حکم دے دے۔

- کیا سورۃ نور کی روایت سے ہم سرفراز ہوتے؟
- کیا اس میں معاشرے کے نظام کی درستگی کے احکامات ہیں یا نہیں
- نصیب ہوتے؟
- عورتوں کی عزت و آبرو کی پاسداری اور پابندی کی تعلیم ہم کو حاصل ہوتی؟
- عورتوں کی مصمت اور پاکدامنی کی جہت سے جو حالت کی گئی ہے وہ کیا

ماہل صلیٰ؟

- قسمت بد ملا، مہر لاشی چھپے چھپو، موسمِ ہوس میں ہوس کے لاک کر کے کاغذِ حلال؟
- کیا یہ اخلاقی حاسیہ دیا کے کرتے کرتے میں پھنچے؟

ان تمام انگنائے درد و غمِ ہمت کی بحرِ عالمِ امکان و امکانِ غمِ لیبِ ہائے دل سے، ہر بات سے باہر، پیار سے دھول اٹھ سچائی نے تو قہِ قہرا کر سکھ فرمایا۔ اس حکمتِ الٰہی کو کھنڈ سے کا سر و دھات، کہہ ناگم و گدہا میں، دہرے حاضر کے مہلقین نے حکمتِ معنوی سچائی سے غلط استعمالِ ماہل کر کے پہنچا، چارہ کس ہے کہ سواطط آپ سچائی کو غمِ غیب نہیں تھا۔

برأتِ عائشہ میں تاخیر کی حکمت

دہرے حاضر کے مہلقین ایک شہرہ یہ بھی جانتے ہیں کہ برأتِ حضرت عائشہ صہبہ کے سواطط میں حضور نے گناہ کیوں نہ فرمائی۔ عداوت کی تاخیر کیوں کی؟ آپ اسی سوال کو اہم و دہرے حاضر کے مہلقین کی جانب لواتے ہیں کہ برأتِ حضرت عائشہ کے تعلق سے اللہ تعالیٰ نے قرآنی آیات کے نزول میں تاخیر کیوں فرمائی؟ ہے کوئی آپ کے پاس اس کا جواب؟ انہیں کھڑی تھی اہلِ منہ و عصمت کے پاس اس کا اخلاقی و دینی و کمالی جواب ہے۔ نزولِ آیات قرآن کی تاخیر میں بھی کئی نکات ہیں۔ ایک یہ کہ اگر کوئی سواطط حق آئے اور فوراً اس کا تردید کر دیا جائے تو اس سواطط کی حقیت نہیں رہتی۔ یہی انصاف و حق و باطل ہو جانے والا سواطط صرف بکھڑوں تک

خصوصاً اقدس بیچنے والے معاشرے سے اس قسم کے درمیانی خیال کو مسترد و ناجائز قرار دینے میں جو کردار ادا فرمایا ہے وہ پس منظر دنیا کے لئے ضرب المثل ہے۔ آپ یہ چاہتے تھے کہ تمام ذہنی کی مدد و توجہ کو اس طرح اٹھ کیا جائے اور ایسے اقدام کے جائز یا نہ کی گئی تھی مگر کسی پاک دامن شخص کی صحت پر توجہ دینے سے پہلے اس کے تمام سے ہر فرد و فرد و فرد کو اس کے اور کتاب سے تر کرنا ہے۔

آج تو میری ذہنی صحت کو بگاڑ دیا گیا ہے مگر کسی اور پاک دامن شخص کی روئے صحت کو بگاڑ دینے سے پالیسیاں کیا جائے گا۔ لہذا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو سب کا کہ صحت نفسا کے حوالے سے دائمی اور مستقل اقدام اٹھانے چاہئیں۔ اسی لئے اس معاملہ کو اگلی دنیا اور اس دنیا کی اور اس دنیا سے پہلے ہی اس معاملہ کو اگلا حل دیا گیا۔ حل دینے سے ہماری ہی حاصل ہوتا ہے کہ طبع کے سب لوگ اس سے واقف ہو جائے ہیں اور سب لوگوں کی آراء و نظریات معلوم ہو جاتے ہیں تاکہ ان امور کو کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ مجھے اس معاملہ کی اطلاع ہی نہ ہوئی ہو نہ میں اپنی رائے اس طرح پیش کرتا۔ تو سب طبع کے سب لوگ اس سے واقف ہو جاتے ہیں اور پھر اس کے بعد اس معاملے کا حل ملتا ہے اور یہاں تک کہ کسی کو غیر مطمئن ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اور ان سب امور کے حصول کے لئے معاملے کو حل دینا ضروری ہوتا ہے کہ کوئی بھی شخص اس میں اپنی رائے کا اظہار نہ کر سکے۔ لہذا اسی فرض و حکمت کی بنا پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر لگائی گئی جہاں صحت کے

My job description is as follows:

کسی معاملے کو عمل دہنے سے روکنا بھی واضح ہو جاتی ہے کہ کوئی چاہے کتنا ہی بڑا اپنی دیکھ بھال اور جانکاری کا کام نہ کرنے والے کا امتحان دیتا ہے کہ کبھی وقت پر کوئی ثابت قدم رہتا ہے اور کس کے پاس استحکام میں ڈائل آ جاتا ہے۔ اٹھ چابک و خوشی کی طرف سے آزمائش اور امتحان ہوتا ہے کہ کوئی شخص ہے اور کوئی غیر شخص؟ یہ سب سے دلچسپی کی بات ہوتی ہے کہ وہ اچانک ذہن کے کنارے ہے۔ ان کے عزم و ارادے، فیصلے اور رائے میں اپنا کوئی ٹھکانہ کار کرکے دیتا۔ بلکہ دوسروں پر منحصر ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ ساحل کے قریب ٹھکر جہاں جہازوں ہوتا ہے اسی طرف اٹکتے ہیں۔ انھیں طوائف اور غرض انھیں انھیں ہونے کی وجہ سے وہ لوگ دوسروں کے فعل وادار کا احاطہ کرتے ہیں۔ ذاتی طور پر یہ کوئی فیصلہ کرنے سے وہ لوگ عاجز و کامر رہتے ہیں۔ ایسے لوگوں میں خود انجمنی اور خود ارادیت Self Determination کا فقدان ہوتا ہے۔ وہ بچوں دوسروں کے فیصلوں اور فیصلوں کے تابع اور مرہون منہ ہوتے ہیں۔ اور یہ فیصلے اور رائے کہ وہ خود دیکھتا رہتا ہے۔ کیونکہ اس میں خوف و انداز ہوتا ہے کہ انہی حق و باطل کا فیصلہ کے بغیر کسی کی دیکھا دیکھی میں غلط و ارتداد کر کے گمراہ ہو جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کا کام حالت میں یہ نہیں لگتا بلکہ جب ان کی کوئی تعلیم سوال ہوتا ہے جب ان کی اپنی ہے یا ان کی کا پوچھتا ہے۔ ایسے لوگ ساحل سے جاکر ہو کر پہلے پانی کا زری میں چھوہنے کی تلاش و جستجو کرتے ہیں۔ بلکہ اپنے فیصلے اور رائے کے حصول کی تر

کی بنا پر اسے خود مرضی ہوتے ہیں کہ ان کا انھوں کی شرم بھی نہیں ہوتی، مطلقاً اور وفا داری کے کام میں وہ سچا مرد لوگ فراوانی کر رہے ہیں۔ لگاتار مطلقاً وصیت وصیت کے وقت مدد کرنا وہ بھول جاتے ہیں، اور کہ ان کو کاروائی اور مداخلت کرنے والوں کے دوسرے میں اپنی جانے قسمت اختیار کر پڑتے ہیں۔ اپنے جھوٹے مطلق کو مطلق اور سچے وفاداروں کا انکار وصیت کے معاملے کے وقت ہی سنگی طور پر ہوتا ہے۔ عام مداخلت میں نہ اپنی اقرار بہت وفا داری تو سب کرتے ہیں لیکن جب موقع آتا ہے جب مطلق صادق ساری کی طرح سنا کر دیتا ہے اور دعوے کے بارے میں اس کے معاملے میں کھڑے ہوتا ہے۔ بلکہ لوگ اس قسم کے بھی ہوتے ہیں کہ ان کے کاوری وہ بے سے پھٹکے ہیں کہ جب ساری کی طرح سے تعلق رکھتے ہیں لیکن جب موقع آتا ہے تو ایسے لوگ اپنی وصیت دوسروں کا انکار کرنے میں دیر بربادی کی کالی نہیں کرتے۔ جب یہ پتا ہے کہ ان کو کام کیا لگتے تھے اور یہ کیا لگے۔ حضرت سیدنا و امیر مومنین علیؑ نے انھیں ہر گزائی کی بھولی قسمت کے معاملے کو اپنی لمبی مدت تک طول دینے کے میں یہ وہ حکمت اور دلی ہی تھی کہ لوگوں کا ایمان اور آسائش ہو جائے اور اس ایمان کے ذریعہ لوگوں کا اختیار بھی ہو جائے۔ کارائی کو جو بہ ہوئی کہ مبالغہ بین کی باتوں کے جال میں سارے لوگ اور بھولے بھولے مسلمان بھی پھنس گئے تھے اور ان کا شمار بھی اہل الکاف یعنی قسمت گانے والوں میں ہوتا ہے۔ یہ اس تکلیف معاملہ قرآن مجید چارک اہل کی طرف سے ایمان و آسائش کا وقت قرار دیا۔ چارک اہل اپنے بھولے کا اپنے موقع پر ایمان لیتا ہے۔ جب پچھلے وقت انھیں کافک دیا گیا

قریب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ان کا اشارہ ہے کہ ان کی تفسیر اس آیت میں ہے۔

وَمَا يَعْزُبُ عَنْهُ لَمَّا قُتِلَ أَنْ يَتَذَكَّرَ إِلَّا أُنْفِقُوا مِنْ شَيْعِ الْأَمْوَالِ وَمَنْ
يَتْلُكُنَّ عَلَىٰ عَقِبِهِ . (پارہ ۱۰ سورہ صافات آیت ۱۳۳)

ترجمہ: اور اسے محسوس نہیں ہوگا کہ اس نے قتل کیا ہے، ہم نے اس کے پیچھے اس کی مال کی چیزیں
کون، رسول کی بیوی کو دیا ہے اور کون کے پاس دیا ہے۔

(کنز الدیان)

اللہ پاک و تعالیٰ اپنے بندوں کو کفر سے اور ایمان سے جوڑتا ہے اور جو ایمان میں کام
لے رہے ہیں ان پر عذاب نہیں آتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ نبوت کے
حوالے میں ان لوگوں کا ایمان ہو گیا۔ جو سادہ لوح اور سادہ بھائیوں کے سامنے
کے سامنے ہیں اگر ان کی مثال ہو گئے تھے تو ان کو اللہ کی عزت میں ہی
کڑے گوارے تھے۔

اس واقعہ کے بعد قرآن مجید میں آیت نازل ہوئی جو تمام لوگوں کے سامنے
پیش کر دیا گیا ہے۔

ایک کہوت ہے کہ ”خدا جب دین لٹاتا ہے تو عقلیں بھی مٹھتی لٹکتی ہیں“ کہانہ اللہ
تعالیٰ کے سامنے نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو نبوت لگا کر شریعت اور فطرت پر سکھانے کا
ہزاروں کرم کر دیئے ہیں ان کی عقلیں بے حد ترقی کے پورے پورے تھیں انہوں نے یہ بھی نہ

سوہاگ میں مجلس کے ساتھ حضرت مالک رضی اللہ عنہما کا نام جڑا ہے۔ جسے مجلس یعنی حضرت
مناوی بن سطل رضی اللہ عنہ سے ملنے حرکت کے بعد وہاں مکان بنی تھا۔ کیا کہ حضرت مناوی
"امرو" تھے۔ نام قسطنطینی شہر بھی بنائی فرماتے ہیں کہ "یہ بات چار مہینوں کا کافی کی ہے کہ
حضرت مناوی رضی اللہ عنہ امرو تھے۔ اور ان کا آگہ حاصل ہوا کہ خود حضرت مناوی بن
سطل رضی اللہ عنہ نے اپنی امرو کی کاحتراف کرتے ہوئے کہا ہے کہ قسم ہے اس ذات کی جس
کے قبضہ قدرت میں میری ہاں ہے۔ میں نے کسی عورت کا ہوا نہیں دیکھا۔ مطلب یہ کہ میں
نے کسی بھی عورت کے ساتھ عداوت نہیں کیا۔

(1997) *Journal of Management Studies* 34(1): 101-118

اس سے صاف یہ چلتا ہے کہ ماہر اقدس کے مباحثین نے عرصہ کئی اقدس میں
مکالمہ قلمدان اقدس کے مباحثین کی اجلاس میں دورہ حاضر کے مباحثین کی ایسی پہلوانی سے
لبریز ہدایتیں کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے برائے مائیکہ سورجہ رضی اللہ عنہا اپنی طرف سے در
کار کی نگہ داری آنے کے بعد اعلاں برآہ کیا۔ عن عقل کے ایسی کو کیا انھیں معلوم کہ حضور اقدس
مکالمہ کرتے ہیں۔ وہ اپنی طرف سے انھیں ہر جگہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ اللہ پاک
تعالیٰ کے حکم سے پروردگار ہام ہونے پر ہی آپ مکالمہ کرتے تھے۔ انھی آپ کی زبان اقدس
سے نکلا ہوا مکالمہ اس وقت قرآن مجید تھا۔ انھی اس وقت سے ہے۔

Leptochloa

وَمَا يَنْبَغِي عَنِ الْهَوَىٰ إِنَّ هُوَ إِلَّا قَهْرٌ يُّؤْتِي

(پارہ ۱۷ سورہ نجم آیہ ۳)

ترجمہ: تم کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے۔ وہ قہر نہیں کر دیتی وہ تو کی چاہی ہے
(مکمل قرآن)

اور ہمارے ساتھیانِ حضورؐ جانورِ مسدودِ رُش ہٹے تنہا پر نکالی گئی بھولی حسرت کے
واپس کو آگیا کر حضورِ اکرم ﷺ کے علمِ طیب کی لگی کی رو ٹکڑے کی مسخرہ خیرا نہیں کر کے خود
مسخرہ خیر پتے ہیں۔ عورت و غرضیٰ میں ایسے دینی اعتراض کی سہنگی ضرر ہے ہمارا نہیں اپنی
نا پاک دہائی سے کہہ کر اپنی بے ادبی کا ثبوت دیتے ہیں۔ ہمارا کہ حضورِ ہدایٰ ﷺ کے علم
طیب کے احکامات میں آیاتِ قرآن، احادیثِ اربعہ و اقوالِ ائمہ دینی کی کثرت و اطر تصاد میں
شاید داخل ہیں مگر انکی تعلیم کتب عربیہ ہو سکتی ہیں۔

اسلام علیٰ سنت احمد دینی دولتِ اسلام احمد رضا مقلد بریلوی اس پر دے داتھے کی مٹا ہی
ایسے اس شعر میں ہیں کرتے ہیں۔

یعنی ہے سورہ نور میں کی کوہ

ہی کی پر خود صحت چہ انکوں سلام

یعنی امام علیؑ منہ ام المومنین حضورؐ جانور کی بارگاہ میں طرازِ عقیدت چلی کر ہے
ہیں کہ وہ انکی پاک دامن خود صحت و صحت آپ چھیں کہیں ملاحی کی چو ہے ہی کی صحت



نور علی قلی "سکون کی پرورش گاہ" اور یہ جتنا ہے کہ پاک دامن اور پاک کردار کے پیرے ہی نور ہوتا ہے۔ یہ عقیدہ اور دھرم کے پیرے پرورش گاہ کا ہی اور لاکھوں سال سے اس کا چرچا کھیلنے لگی کہ دھرم ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے صحیبِ اکرام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صلوات میں ہر مئی مسلمان کو انیسویں کرام صلی اللہ علیہ وسلم اور اعلیٰ امام کی بچی حضرت دمیت عطا فرمائے اور انیسویں کرام کی مقدس تاریخ کی تقسیم و تکریم کا جذبہ عطا فرمائے۔ ہمدانی کی بجا یہ میں تاریخ کا ناقص و ناقص

المجلس

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهِ وَنُورِ عَرْشِهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَارْوَاحِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَعْلٰى رِبَّتِهِ أَجْمَعِينَ . آمِينَ .

